PEHLA QADAM

سہ ماہی

پنجاب ایڈیشن

رضاکار

دسمبر 2006

رضاکارانہ تحریک، سماجی بہتری کیلئے

''مجھے پورا یقین ہے کہ نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (NCHD) صحیح سمت میں مستقل مزاجی سے کام کرتے ہوئے خوشحال و ترقی یافتہ پاکستان کے میرے خواب کو ضرور پورا کرے گی اور لوگوں میں اپنی منزل اپنے ہاتھوں سے تراشنے کی لہر بیدار کرے گی۔''

جنرل پرویز مشرف صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (NCHD) حکومت پاکستان

پیغام ۔ جناب شوکت عزیز وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

'' نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (NCHD) نے محدود وسائل میں رہتے ہوئے قابل قدر کامیابی حاصل کی ہے اور اب اِس کو پورے ملک میں پھیلانے کی آزمائش درپیش ہے۔ جس کے لئے ہم نے مکمل تعاون اور مناسب وسائل کی یقین دہانی کرائی ہے۔ میں تمام پاکستانیوں اور پاکستان سے محبت رکھنے والوں سے اس کام میں ہاتھ بٹانے اور پاکستان ہیومن ڈویلپمنٹ فنڈ NCHD میں دل کھول کر عطیات جمع کرانے کی درخواست کرتا ہوں تاکہ ہم مکمل خواندگی بنیادی حفظان صحت اور آمدنی میں اضافے کے ذریعے غربت کے خاتمہ کے مقاصد حاصل کرسکیں۔''

میں آج انتہائی عزت اور فخر محسوس کررہا ہوں کہ نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ شعبہ رضا کاریت، صوبہ پنجاب کی ٹیم معاشرہ میں ''رضا کاریت کے فروغ'' کیلئے جو معلوماتی کتابچہ شائع کررہی ہے یقینی طور پر یہ پاکستانی عوام تک NCHD کا پیغام نہایت ہی موثر طریقہ سے پہنچائیگا۔ نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ کے ترقیاتی پروگرام میں رضا کاران کی انتھک خدمات اور کاوشوں نے ''بنیادی تعلیم اور حفظان صحت'' بارے آگاہی میں نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ میں اس موقع پر تمام رضا کار حضرات کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں اور بنیادی تعلیم وصحت کے اس نیک مقصد میں انمول خدمات پر سلام پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنی لاتعداد روحانی اور مادی رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

تیمور خان (نیشنل پروگرام کوارڈینیٹر، شعبہ رضا کاریت) NCHD اسلام آباد

NCHD کا مشن

نیشنل کمیشن ۔ رہیومن ڈویلپمنٹ کا مشن ہے کہ پاکستان میں انسانی ترقی کے فروغ کے لیے بنیادی تعلیم، وسیع پیمانے پر لیٹریسی، بنیادی حفظان صحت اور استعداد کار کے بڑھانے پر کام کیا جائے تاکہ سماجی اداروں کی خدمات کو بہتر بنایا جائے، مقامی افراد کی شمولیت ورضاکاریت کے فروغ اور صنفی برابری پر کام ہو سکے"

شعبہ رضا کاریت

نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ کا شعبہ رضا کاریت معاشرہ میں رضا کارانہ تحریک پیدا کرنے کیلئے سرگرم عمل ہے تاکہ عوام کی شمولیت کو یقینی بنا کر ہزاریہ اہداف کو حاصل کیا جا سکے کیونکہ کوئی بھی پروگرام اُس وقت تک حوصلہ افزاء نتائج نہیں دے سکتا جب تک مقامی افراد آگے بڑھ کر ہاتھ نہ بڑھائیں NCHD کا شعبہ رضا کاریت معاشرہ میں ایسے رضا کار کی شناخت کرتا ہے جو اپنی مرضی اور جذبہ کے ساتھ مقامی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں ان رضا کاروں کی شناخت کے بعد ان کی ادارہ ہذا کے ساتھ رجسٹریشن کی جاتی ہے ان رضا کاروں کی تربیت بھی NCHD کراتا ہے تاکہ اس اہم ترین اور متحرک انسانی وسائل کو یک سمت کر کے قومی ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکے

شعبہ رضا کاریت مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہیں

(1) قومی سطح پر تربیت کار رضا کاروں کو منظم کرنا۔

(2) لوگوں میں تحریک پیدا کی جائے کہ وہ ترقیاتی کام مقامی وسائل کے ذریعے مکمل کرے۔

(3) سماجی تحریک کے ذریعے رضا کاریت اور مقامی افراد کی شمولیت بارے شعوری بیداری پر کام کرنا ہے۔

(4) ضلعی محکمہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور سوشل ویلفیئر کی اس تعداد کار بڑھانا

NCHD کی رضا کارانہ کی تحریک نے نتیجہ میں اب تک 1 لاکھ 25 ہزار رضا کاروں کی شناخت اور تربیت کی جا چکی ہے جو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ترقیاتی کاموں میں مصروف عمل ہیں انہیں مقامی رضا کاروں کی بدولت NCHD قومی سطح پر مندرجہ ذیل نتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے

(1) 40لاکھ سے زائد (7-5 سال کی عمر کے) بچوں کو سکولوں میں داخلہ کروایا گیا

(2) 11ہزار 400 برانچ سکول (فیڈر سکول) قائم کیے گئے

(3) 1لاکھ پرائمری سکول کے اساتذہ کو بنیادی تعلیم سے متعلق تربیت دی جا چکی ہے

(4) 40ہزار سے زائد تعلیم بالغان کے مراکز قائم کیے جا چکے ہیں جن میں 86% خواتین لرنرز ہیں

(5) 28لاکھ 60 ہزار خواتین کو ORS بنانا اور پلانے کے بارے میں تربیت دی جا چکی ہیں

(6) 11لاکھ 70 ہزار آبادی کو ہر ماہ بنیادی حفظان صحت کے متعلق معلومات و آگاہی دی جا رہی ہے

(7)6لاکھ 69ہزار خواتین اور بچوں کو **ویکسینیشن** کرایا گیا ہے

(8)61ہزار 784 پرائمری سکول اساتذہ کو بچوں میں موجود بیماریوں کی شناخت کیلئے تربیت دی گئی جس کی بدولت 22لاکھ بیمار بچوں کی شناخت کی گئی (شناخت کی گئی بیماریوں میں نگاہ کی کمزوری، کم سننا، جلدی بیماری اور دانتوں کی بیماریاں شامل ہیں)

(9) زلزلہ سے متاثر علاقے میں 500 سکول کھولے گئے۔

(10) زلزلہ سے متاثر علاقے میں 10 مراکز صحت کھولے گئے جہاں 81 ہزار مریضوں اور زخمیوں کا فری علاج کیا گیا۔

(11)14 لاکھ کے وسائل رضا کاروں کی مدد سے مقامی کمیونٹی نے ترقیاتی کاموں پر خرچ کیے۔

خدمت خلق

میانوالی کے رہائشی **حکیم عبدالقیوم خان خنکی خیل** خدمت خلق اور رضا کارانہ عمل کی بنا پر علاقے کی مقبول عام شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ روزمرہ زندگی میں حکمت کے علاوہ تعلیم اور صحت کے میدان میں مالی و مادی امداد کے حوالے سے حکیم صاحب کی خدمات جابجا نظر آتی ہیں۔ اگر ان کی مذکور خدمات کو ان قیمتی موتیوں کو ایک لڑی میں پرویا جائے تو ضلع میانوالی میں نمایاں تبدیلی کی ایک خوبصورت تصویر **ڈاکٹر عبدلقدیر خان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی تعمیر ملت سکول اور ادارہ خدمت صحت** کی شکل میں ابھر کر سامنے آتی ہے۔ حکیم صاحب کو رضا کارانہ کام کا جذبہ اپنے اجداد سے ورثہ میں ملا۔ ان کے والد صاحب حکیم عبدالرحمٰن صاحب تقسیم برصغیر سے پہلے خاکسر تنظیم کے فعال رکن تھے جبکہ پاکستان کے وجود میں آنے بعد وہ نیشنل گارڈن میں کمانڈر کے طور پر رضا کارانہ خدمات انجام دیتے رہے۔ Bsc کے بعد حکیم عبدالقیوم صاحب نے 1965 سے 1969 تک ہمدرد طیبہ کالج کراچی سے حکمت کی تعلیم مکمل کی اور معلم کے فرائض انجام دیئے۔ اسی سال ان کی سیلکشن قومی ہاکی ٹیم میں ہوگئی 1974 تک اس میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی اور ایشین گولڈ میڈل ہاکی لیا۔ اسی سال ہاکی سے ریٹائیرمنٹ لے کر میانوالی واپس آگئے اور تا حال خدمت خلق میں مصروف عمل ہیں۔ **حکیم صاحب کی بے شمار رضا کارانہ سرگرمیوں میں سے چند ایک**

انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کیلئے دوسو 200 کنال (25 ایکڑ) ذاتی اراضی عطیہ کے طور پر دی

ہے۔ جہاں پر اب تک دو سیشن مکمل ہو چکے ہیں جسمیں **500** طلبہ نے فنی تعلیم حاصل کی اور وہ پاکستان کے مختلف محکمہ جات بشمول اٹامک انرجی میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ موجودہ سال میں **650** طلبہ چھ مختلف شعبہ جات میں مصروف تحصیل علم ہیں اور **45** طلبہ مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکیم صاحب نے اس ادارے کے قیام سے اب تک مستقل بنیادوں پر حسب ضرورت مختلف شعبہ جات میں مالی امداد کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ادارے کی ٹیلی فون ایکسچینج کا نصب کیا جانا ہے۔ حکیم صاحب نے اس کیلئے تین کنال ذاتی اراضی ادارے کے نام مزید وقف کی ہے جسکی بنا پر اب تین سو فون لائینز سے اردگرد کی آبادی بھی مستفید ہو رہی ہے۔

حکیم صاحب سے جب پوچھا گیا کہ ان کو اس انسٹیٹیوٹ کیلئے کام کا خیال کیسے آیا تو انھوں ں بتایا:
ایک روز روزنامہ خبریں میں انھوں نے ایک خبر پڑھی کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان میانوالی میں ٹیکنیکل ادارہ بنانا چاہتے ہیں لیکن میانوالی میں ان کو کوئی بھی **25** ایکڑ زمین عطیہ کرنے پر تیار نہیں ہے اس لئے اب یہ ادارہ کسی اور ضلع میں بنایا جائے گا۔ یہ خبر پڑھتے ہی حکیم صاحب بے چین ہو گئے اور خبریں والوں سے رابطہ کیا۔ ان کے توسط سے اور اپنے ذاتی رشتہ دار کے توسط سے انھوں نے اپنی خواہش ڈاکٹر صاحب تک پہنچائی۔ دوسرے ہفتے ہی اسلام آباد سے ایک ٹیم سروے کیلئے آ گئی۔ جگہ چونکہ شہر کے پاس تھی اور نہر کے

ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے لوکیشن اچھی تھی اس لئے ٹیم نے منظوری دے دی اور عمارت کی تعمیر شروع ہو گئی جو اب بحمد اللہ ایک کامیاب ادارے کی شکل میں رواں دواں ہے۔

حکیم صاحب میانوالی میں تعمیر ملت سکول کی مینیجمنٹ کمیٹی کے ممبر ہیں جس میں میٹرک تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سکول کی تعمیر و مرمت اور دیگر اخراجات میں حکیم صاحب مستقل طور پر مالی تعاون کر رہے ہیں،۔ نہ صرف خود سکول کیلئے مصروف خدمت ہیں بلکہ ان کی دو صاحبزادیاں تین سال تک اسی سکول میں رضاکارانہ طور پر پڑھاتی رہیں ہیں۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ حکیم صاحب شعبہ صحت کیلئے بھی سرگرم عمل ہیں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے چند

اور جذبہ رکھنے والے افراد کے ساتھ مل کر ایک ،ادارہ خدمت، کے نام سے فلاحی ادارہ کی بنیاد رکھی اس ادارے نے میانوالی مین ایک ہسپتال قائم کیا جس میں غریب مریضوں کا مفت یا کم قیمت پر علاج کیا جاتا ہے اور دوائیاں مہیا کی جاتی ہیں۔

مستقبل کے منصوبہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حکیم صاحب نے کہا:

کہ ان کا سب سے بڑا خواب A Q Khan Inst. میں ڈگری کلاسوں کا اجراء ہے۔اس مقصد کیلئے وہ مختلف یونیورسٹیوں سے رابطہ کررہے ہیں۔اور 20% طلبہ کو مفت تعلیم دی جائے۔

میانوالی چاہ میانہ میں،ہی ان کی 200 کنال اراضی پڑی ہے اوران کی خواہش ہے کہ وہ یہ اراضی کسی بھی گورنمنٹ یا پرائیویٹ سیکٹر کو عطیہ کریں جسکی مدد سے وہاں ہر میڈیکل کالج یا کیڈٹ کالج یا ہسپتال یا کوئی بھی فلاحی منصوبہ جس سے عوام کی فلاح اور ترقی ہو۔

ادارہ خدمت ہسپتال کو حکیم صاحب اس قابل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مستقل بنیادوں پر لوگون کو مفت علاج مہیا کرے۔

آخر پر خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ اس کی ذات پاک حکیم صاحب کو اور ہر نیک اراد ہو عمل رکھنے والے کو اپنے دربار سے اجر عطا فرمائے۔اوران کے نیک ارادوں کی تکمیل کرے۔آمین ثمہ آمین

نہیں ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرہ نم ہو تو یہ مٹی بڑی ذرخیز ہے ساقی!
(اقبال)

زلزلہ اور رضا کاریت

8 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ میں جہاں پوری پاکستانی قوم نے ایثار، قربانی اور محبت کی لازوال تاریخ رقم کی۔ وہاں اپنے زلزلہ زدگان بھائیوں کی امداد میں اور اس اہلیان خان پور (ضلع رحیم یار خان) کسی سے کم نہ رہے خان پور کی معروف سماجی تنظیم، "انصار وویلفیئر سوسائٹی" کے صدر مقبول احمد بھٹی نے بالاکوٹ جا کر خدمات سرانجام دینے کا فیصلہ کیا 20 اکتوبر 2005ء کی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خان پور کے ایس ایم ڈاکٹر جام جمیل کے ساتھ دو ڈاکٹر، 13 پیرامیڈیکل سٹاف اور 10 والینٹرز کا یہ قافلہ میڈیکل اور ریلیف کا سامان لیکر 22 اکتوبر کو بالاکوٹ پہنچ گیا اور وہاں اپنا کام شروع کر دیا۔ ریلیف کیمپ میں بالاکوٹ گھنول اور کھولیاں کے متاثرین کیلئے خیمہ بستی قائم کر دی گئی۔ جس میں 70 خاندانوں کی رہائش طعام اور دیگر ضروریات کا 5 ماہ تک مکمل انتظام رہا اردگرد کے بچوں کیلئے ایک سکول قائم کر دیا گیا جس میں بچوں کی تعداد 300 سے تجاوز کر گئی خان پور میڈیکل سنٹر میں پاکستانی ڈاکٹروں کے علاوہ کیوبا کے 22 اور ملائیشیا کے

12 ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹرز نے 5 ماہ کام کیا۔ اِس 5 ماہ کے عرصہ میں 46235 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اِس میڈیکل سنٹر کی ٹیمیں مختلف علاقوں میں ترجمانوں کے ہمراہ جا کر ریلیف اور علاج مہیا کرتی رہیں۔ بالاکوٹ کے چند ایک بڑے ہسپتالوں میں خان پور میڈیکل سنٹر کو نمایاں حیثیت حاصل رہی جس میں پاکستان کے علاوہ امریکہ، لندن اور کینیڈا سے رضا کار خدمات سرانجام دیتے رہے خیموں میں قائم خان پور میڈیکل سنٹر کو جنوری 2006ء میں تھرو پورا اور OCGI شیشوں کے کمروں میں تبدیل کر دیا گیا رجہاں لیبارٹری، الٹرا ساؤنڈ، آپریشن تھیٹر اور ایمبولینس کی مکمل سہولت مہیا تھی خان پور میڈیکل سنٹر 23 مارچ 2006 تک اپنی خدمات سرانجام دیتا رہا مقبول احمد بھٹی نے مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں بھی مختلف ریلیف کیمپوں میں سامان ضروریات مہیا کیا۔ خان پور میڈیکل سنٹر کے اختتام

پر یہ سالا انفراسٹرکچر اختتام پر، نترا، (بالاکوٹ) میں تعینات کر دیا گیا۔ جہاں حرا پبلک سکول (مڈل) تک قائم ہوا۔ اِس سکول میں 400 کے قریب طلباء طالبات تعلیم حاصل کرر ہے ہیں۔ ایک چھوٹے سے شہر کی ایک چھوٹی سی تنظیم کے صدر نے ایثار و قربانی کی وہ مثال قائم کی۔ جس کی مثال بہت کم ملتی ہے

"مجھے پڑھیے، میں ہی اقبال کا شاہین ہوں"

غلام مصطفیٰ راشد S/O محمد صفدر (ضلع مظفر گڑھ)
(ایم اے انگلش، ایم اے اُردو)

(1) چونکہ ہمارے ضلع میں اسپیشل ایجوکیشن کی کوئی سہولت نہیں اس لیے میں عام گورنمنٹ سکول اور کالجز میں بینا طلباء کے ساتھ زیرِ تعلیم رہا۔

(2) معاشرے نے مجھے ہر قدم پر میری حوصلہ شکنی کی لیکن میرے اساتذہ نے میری حوصلہ افزائی کی۔

(3) ایک وقت کا کھانا کھاتا تھا اسطرح بچت کر کے تعلیم کے اخراجات پورے کیے۔

(4) چوہدری جمیل احمد نے میری زندگی بدل ڈالی مجھے تاریکیوں سے نکال کر اُجالوں میں ڈال دیا۔

(5) میری تعلمی ریکارڈ گواہ ہیں کہ میں نے کبھی سکول و کالج سے چھٹی نہیں کی اِسلئے بی اے میں کالج بھر میں دوسری پوزیشن لی۔

(6) اگر ایک نابینا انسان ایک پسماندہ ترین علاقہ میں رہنے کے باوجود ماسٹر ڈگری حاصل کر سکتا ہے تو ہمارا بینا معاشرہ کیوں تعلیم کی روشنیوں سے دور بھاگتا ہے۔

میں ایک نابینا شخص ہوں میں ضلع مظفر گڑھ کے ایک پس ماندہ علاقے بستی ناچنگ میں پیدا ہوا میں 9 سال کی عمر میں ایک عطائی کے ہاتھوں اپنی بصارت سے محروم ہوا اُس وقت میں تیسری جماعت کا طالب علم تھا میری اس کامل بے بصارتی نے مجھ سے میرا لکھنا، پڑھنا کھیلنا اور دنیا کے حسین رنگوں اور رونقوں کو دیکھنا سب چھین لیا، مجھے میرے بہن بھائیوں اور دیگر دیکھنے والوں کے مقابلے میں نظر انداز کیا جانے لگا۔ لیکن یہ سب میری ہمت اور میرا ولولہ نہ چھین سکے۔ میں نے ہمت اور چوہدری جمیل صاحب (پرنسپل گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول روہیلانوالی) کے بل بوتے پر عام طلباء کے سکول میں زیرِ تعلیم رہا۔ چونکہ ہمارے ضلع میں اسپیشل ایجوکیشن کی کوئی سہولت نہ ہے میرے اہلِ علاقہ مجھ پر طنز و تعریض کرتے ہیں کہ ایک نابینا کس طرح ڈگری لے پائے گا اور اگر تعلیم حاصل کر بھی تو اس کو کس نے نوکری دینی ہے۔ آپ ان مشکلات کا سامنا نہیں کر سکتے جن کا مجھے سامنا کرنا پڑا۔ سخت سردیوں کی صبح 7 بجے اُٹھتا تیار ہوتا تین میل تک پیدل چل کر اسکول پہنچتا جہاں دیکھ سکنے والے طلباء کے لئے سخت دشوار ہوتا ہے وہاں مجھ ایسے نابینا کے لئے تو جان لیوا اور سخت کٹھن تھا، خاص طور پر ایسے میں جب کہ آپ کو یہ سارا فاصلہ کسی خاص فرد کے سہارے کے بغیر محض راستہ چلتوں کے سہارے طے کرنا پڑے اور کبھی کبھی تو خود اکیلے میں کئی بار گر از خمی ہوا ہاتھوں ٹانگوں اور پیشانی پر کئی بار چوٹیں آئیں لیکن علم کا ولولہ برابر بڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے

بی اے میں کالج بھر میں دوسری پوزیشن لی بی اے کرنے کے بعد میرا خواب ماسٹر ڈگری حاصل کرنے کا تھا لیکن گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مظفرگڑھ میرے گاؤں سے تقریباً 50 کلومیٹر دور تھا ان فاصلوں نے بھی میری سمت کو نہ توڑا اور روزانہ 100 کلومیٹر طے کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے M.A انگلش اچھے نمبروں سے پاس کر لی اب میں ایم اے اُردو کر رہا ہوں میرے تعلیمی سفر میں مجھے کئی سطحوں پر نظر انداز کیا گیا میری بار بار درخواستوں اور التجاؤں کے باوجود کسی بھی قسم کی مالی معاونت نہ کی گئی یہاں تک کہ میرے سکول و کالج کی فیس بھی معاف نہ کی گئی زکریا یونیورسٹی کے بھی واجبات مجھے ادا کرنے پڑے میں نے ان تمام مشکلات کو تعلیمی سفر میں رکاوٹ نہ بننے میں ایک وقت کا کھانا کھا کر بچت کرتا تاکہ کسی طرح اپنا تعلیمی سفر جاری رکھ سکوں میں نے کئی مرتبہ تقریروں، مباحثوں اور شاعروشاعری مقابلے میں پوزیشنیں بھی لیں۔ اِس وقت میں NCHD کے ساتھ ایک رضا کار کی حیثیت سے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا رہا ہوں میں قلم کے ذریعے تعلیم کی اہمیت اُجاگر کرنا چاہتا ہوں جس کے لئے NCHD کے ساتھ میری خدمات جاری و ساری ہیں اور میں مطمئن ہوں کہ مجھے میری صلاحیتوں کے استعمال کا بہتر پلیٹ فارم ملا۔

میری دعا ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ جمیل صاحب (میرے استاد) کو لمبی اور اچھی زندگی دے اور ان کے لئے آسانیاں کرے جنھوں نے مجھ لاچار کو تعلیم کے زور سے آراستہ کیا میری دعا ہے کہ خدا کرے جمیل صاحب جیسا رضا کارانہ جذبہ ہم سب میں پیدا ہو، تاکہ معاشرہ میں جگہ جگہ علم کے چراغ جلتے دکھائی دیں۔ آمین۔!

ہم زندگی کی جنگ میں ہارے ضرور ہیں　لیکن کسی مقام پر پسپا نہیں ہوئے۔

ماحول کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔!

بڑھتی ہوئی آلودگی اور ماحول سے متعلق خطرات کو کنٹرول کرنا آج دنیا کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے اِس حقیقت کے پیشِ نظر اقوامِ متحدہ نے اپنے ہزاریہ اہداف میں ماحولیاتی ترقی پر بھرپور زور دیا ہے چونکہ دنیا میں بڑھتی ہوئی آبادی، انڈسٹری، اور تیزی کے ساتھ جنگلات کا خاتمہ ایک نہایت ہی اہم اور سنگین مسئلہ ہے یہی وجہ ہے کہ حالیہ دور میں گورنمنٹ ادارے نیشنل و انٹرنیشنل سماجی تنظیمیں اور رضا کار ماحولیات کے تحفظ کے لیے سرگرمِ عمل ہیں اسی حوالے سے NCHD شعبہ رضا کاریت ضلع اٹک میں مقامی کمیونٹی کو ماحولیات بارے آگاہی مہم چلائی جس کے نتیجے میں ملک بشیر جو کہ NCHD کے ساتھ بطور رضا کار رجسٹرڈ ہے اپنے علاقہ میں بڑھتی ہوئی آلودگی، جنگلات کا کٹاؤ، زہریلی گیسوں، زمین کا کٹاؤ اور اس جیسے اور مسائل پر غور کرنا شروع کیا اور پھر اس نتیجے پر پہنچا کہ ماحولیات کو بچانے کے لیے اس علاقے میں درخت لگاؤ مہم کو بھرپور طریقے سے کامیاب بنایا جائے لہٰذا اُس نے اپنی جیب سے 4000 پودے خرید کر (جن کی مالیت تقریباً 40,000 بنتی ہے) مختلف عوامی مقامات پر درخت لگائے

نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (شعبہ رضا کاریت مظفر گڑھ)

ڈاکٹر محمد اختر وفا S/O حافظ عبدالمالک

P/O روہیلانوالی نزد آم والی مسجد روہیلانوالی تحصیل وضلع مظفر گڑھ

ڈاکٹر محمد اختر وفا صاحب تعلیم صحت اور فلاحی کاموں میں اہلیان علاقہ کی خدمت عرصہ دراز سے کرتے آئے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا تعلق ضلع مظفر گڑھ کے ایک چھوٹے سے شہر روہیلانوالی سے ہے۔میٹرک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد D.H.M.S کا ڈپلومہ کیا اور اس زمانے کی بات ہے جب یہاں پر کوئی بنیادی مرکز صحت موجود نہ تھا۔تو ڈاکٹر صاحب نے غریب لوگوں کی خدمات شروع کر دی۔ڈاکٹر صاحب ایک مذہبی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں اور تقریباً عرصہ دس سال تک مقامی عشر زکوۃ کمیٹی کے چیئر مین رہے۔اس دوران انھوں نے بیوگان،غریب اور یتیم لوگوں کا حق اُن تک پہنچایا انھوں نے اس پس ماندہ علاقے میں ایک رفاہی ادارہ قائم کیا جس کے تحت غریب عورتوں کو سلائی وکڑھائی کی مفت ٹریننگ دی جاتی رہی ہے۔

ماہ جون 2006ء میں ان کی ملاقات N.C.H.D کے ایک نمائندہ سے ہوئی جس میں آپ کو یونین کونسل روہیلانوالی میں تعلیم وصحت کے حوالے سے منعقد سیمینار میں دعوت دی۔ڈاکٹر صاحب نے NCHD کے اہداف سے متاثر ہوتے ہوئے یونین کونسل سیمینار میں اپنی مدد آپ کے تحت لٹریسی سنٹر کھولنے اور مستحق مریضوں کو فری ادویات دینے کا وعدہ کیا۔۔۔

(1) اپنی مدد آپ کے تحت تعلیم بالغان کے دو لٹریسی سنٹرز قائم کئے جس میں 60 خواتین خواندگی کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ان سنٹرز کے اخراجات ڈاکٹر صاحب اپنی جیب سے ادا کر رہے ہیں۔

(2) ڈاکٹر صاحب نے NCHD کے ساتھ مل کر تین میڈیکل کیمپوں میں 9500 روپے کی فری ادویات مستحقین کو دیں۔

(3) R.H.C روہیلانوالی میں ایک معلوماتی ڈیسک قائم کیا ہے جس میں مریضوں کی ہمہ قسم معاونت کر رہے ہیں۔

پیغام ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ نیشنل کمیشن نہ صرف ہزاریہ ترقیاتی ہداف کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کر رہی ہے بلکہ وسیع پیمانے پر کام کرنے والے مختلف رضا کاروں کو ایک سمت میں متحد ہو کر کام کرنے کا فورم بھی مہیا کر رہی ہے NCHD کا شعبہ رضا کاریت اس وسیع انسانی وسائل کو صحیح سمت میں گامزن کر کے انسانی ترقی کے ہداف حاصل کرنے کیلئے سازگار ماحول فراہم کر رہا ہے چونکہ یہ رضا کار بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ بےلوث خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس لیے مختلف مواقع پر رضا کار حضرات کی حوصلہ افزائی کے لیے پروگرام مرتب کیے جاتے ہیں تا کہ نہایت اہل انسانی وسائل کو قومی ترقی کے بارے میں لا کر متحرک رکھ سکے۔

آئیں ہم سب بطور رضا کار کام کر کے تعلیم وصحت کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالیں۔

چراغ سے چراغ جلے

پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مختلف اضلاع کمپیوٹرلٹریسی کے فروغ کے لئے مصروف عمل ہے KIAB آئی ٹی سروسز کمپنی کمپیوٹرلٹریسی کورس کروارہی ہے جو کہ PITB سے رجسٹرڈ ہے اس پروگرام میں یہ کورس گورنمنٹ ملازم کیلئے فری ہے اور پرائیویٹ سٹوڈنٹس کو اس کورس کا 20% (یعنی ایک ہزار روپیہ فیس) ادا کرنی پڑتی ہے اس سلسلہ میں NCHD شعبہ رضا کاریت نے شیخوپورہ شاہین لائن کے کلب کے صدر امتیاز اولکھ سے رابطہ کیا اور ان سے پرائیویٹ سٹوڈنٹس کی فیس ادا کرنے کی درخواست دی اس پر انہوں نے ایک سال تک جتنے بھی سٹوڈنٹس ہونگے ان کی فیس ادا کرنے پر رضامندی دے دی جس پر NCHD شیخوپورہ، امتیاز اولکھ اور KIAB آئی ٹی سروس کمپنی کے درمیان MOU سائن ہوا جس میں امتیاز اولکھ ایک ہزار روپیہ فی پرائیویٹ سٹوڈنٹس ک فیس ادا کرینگے۔ اب یہ کمپیوٹر کی تعلیم پرائیویٹ سٹوڈنٹس کے لئے بھی مفت ہے جولائی 2006 سے لے کر ستمبر 2006 تک 280 طلبہ نے فری کمپیوٹر تعلیم حاصل کی ہے اور ان کی فیس 2 لاکھ 80 ہزار روپے شیخوپورہ شاہین لائن کلب کے صدر امتیاز اولکھ نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو ادا کی اور جہاں سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ آج اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ کسی کو کمپیوٹر کی تعلیم دے سکیں یا اچھا روزگار حاصل کر سکیں جس کی ایک مثال شازیہ شفیع ہیں۔

میرا نام شازیہ شفیع ہے میرے والد صاحب محمد شفیع شاد گورنمنٹ ہائی سکول جنڈیالہ شیر خان میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ میری تعلیم بی۔اے ہے۔ بی۔اے کے بعد کمپیوٹر کورس کرنے کی مجھے بڑی خواہش تھی لیکن پرائیویٹ کالجز کی فیس بہت تھی اس دوران میرے والد صاحب جو کہ NCHD کے ڈسٹرکٹ ولنٹیر بھی ہیں انھوں نے مجھے بتایا کہ NCHD اور پنجاب بورڈ آف انفارمیشن کے تعاون سے شیخوپورہ کالج آف کامرس میں کمپیوٹر کی فری تعلیم دی جارہی ہے۔

میں نے بھی اپنا نام کورس کے لیے دیا میرے ساتھ اور بھی 20 لڑکیاں تھیں جو کہ فری تعلیم حاصل کر رہی تھیں کمپیوٹر کورس کے دوران ہمیں Refreshment بھی دی جاتی رہی اور ہمارے Quiz بھی ہوتے رہے میں نے بڑی دل جمعی سے کورس مکمل کیا اور رزلٹ میں بھی اچھے نمبروں پر رہی اور مجھے گورنمنٹ کا سرٹیفکیٹ بھی ملا۔ اس کے بعد مجھے میرے والد صاحب نے ایک کمپیوٹر خرید کر دیا جس سے میں نے اپنی مزید تعلیم جاری رکھنے کے علاوہ محلے کی 4 لڑکیوں کو بھی کمپیوٹر کی تعلیم دینی شروع کر دی ورنہ ان لڑکیوں کو شہر جا کر کمپیوٹر کورس کرنا پڑتا جو کہ انتہائی دشوار تھا۔

اس کے علاوہ میں نے اپنے دو چھوٹے بھائیوں قیصر محمود شفیع اور نوید شفیع کو بھی کمپیوٹر کی تعلیم دی ہے جو کہ بڑی خوشی سے کمپیوٹر کر رہے ہیں NCHD اور پنجاب بورڈ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بیحد شکر گزار ہیں۔ جن کے تعاون سے میں اور میرے علاقے کی بیس لڑکیوں نے کمپیوٹر تعلیم حاصل کی۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ اب میں بھی این سی ایچ ڈی کے ساتھ بطور رضا کار رجسٹرڈ ہوں اور اپنی خدمات معاشرے میں تعلیم کی بہتری کے لئے انجام دے رہی ہوں۔

شازیہ شفیع جنڈیالہ شیرخان (شیخوپورہ)

نام رضاکار حاجی محمد بوٹا

گاؤں چھچھر والی آبادی تقریباً 650 افراد

یونین کونسل فیروز پور (ضلع نارووال)

گاؤں کی ابتدائی حالت اور مسائل:

۱۔ پرائمری سکول بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے حویلی میں کلاسز کا اجراء تھا

۲۔ پکی سڑک تک کا ایک کلومیٹر کچا راستہ عموماً بند رہتا تھا۔

۳۔ نکاسی آب کے لئے پلی نہ ہونے کی وجہ سے گزرنا ناگزیر تھا۔

۴۔ رات کے وقت نمازیوں کے لیے اندھیرے میں گلی سے گزرنا دشوار گزار تھا۔

۵۔ خراب راستے کی وجہ سے اکثر زچہ بچہ کے کیس میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

حاجی محمد بوٹا رضاکار این سی ایچ ڈی نارووال کہتے ہیں کہ میں گزشتہ سال اگست کے مہینے میں این سی ایچ ڈی کی طرف سے گاؤں کی سطح پر بڑے ''کٹھ'' میں شامل ہوا اور دوسرے ساتھیوں محمد سلیم ،ریٹائرڈ ماسٹر محمد امین، حاجی سعید، لیاقت علی، محمد ارشد سمیت NCHD کیساتھ بطور رضاکار رجسٹر ہوا۔اس طرح گاؤں کے مسائل کے حل کے لیئے لوگوں کو متحرک کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی سطح پر حکمت عملی کو عملی جامعہ دینے کے لیے منصوبہ سازی کا آغاز کیا اور ایک 7 رکنی رضاکار کمیٹی تشکیل دی گئی۔اس طرح ہم رضاکار ساتھیوں نے گاؤں کے بااثر شخصیات سے ملاقات کی اور گاؤں کے مسائل کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ چنانچہ گاؤں کی سطح پر ''کٹھ'' کیا گیا تاکہ گاؤں کا کچا راستہ پر مٹی ڈلوائی جائے۔منصوبہ کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا اور باہمی رضامندی سے متفقہ فیصلہ کیا کہ گاؤں کے ہر گھر سے مبلغ 500 روپے عطیہ اکٹھا کیا جائے گا چنانچہ 30,000 روپے کی لاگت سے 1 کلومیٹر پر 14 دن کی قلیل مدت میں مٹی ڈلوائی گئی۔

گاؤں کا دوسرا بڑا مسئلہ:

گاؤں میں کیونکہ بچوں کا پرائمری سکول نہ تھا چنانچہ رضاکاروں نے فیصلہ کیا کہ دوبارہ مقامی شخصیات کے

تعاون سے گاؤں کی مشترکہ زمین تقریباً 4 مرلہ اراضی پر اپنی مدد آپ کے تحت سکول کی عمارت بنوائی جائے تاکہ بچوں اور بچیوں کو اپنے ہی گاؤں میں زیور تعلیم سے آراستہ کیا جا سکے۔ رضا کاروں نے دوبارہ گاؤں کی سطح پر ''کٹھ'' کیا اور گاؤں کے پرائمری سکول کے مسائل کی طرف توجہ دلوائی۔ چنانچہ رضا کاروں نے اپنی مدد آپ کے تحت گاؤں کے مشترکہ زمین پر ایک کمرہ اور چار دیواری بنوانے کا فیصلہ کیا۔ منصوبہ کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا جو کہ تقریباً 50,000 روپے تھی۔ اس میں سے 25,000 روپے میں نے (حاجی محمد بوٹا) اپنی جیب سے عطیہ کیے۔ اور باقی گاؤں والوں کے تعاون سے اکٹھے کئے۔ عمارت بنوانے کے لیے رضا کار محمد سلیم جو مستری کا کام کرتا تھا اس نے اپنی رضا کارانہ خدمات دیں۔ اور بغیر معاوضے کے تمام بلڈنگ کی تعمیر اپنے ہاتھوں سے کی۔

یوں اکتوبر 2005ء میں رضا کاروں نے گاؤں کے لوگوں کو بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے آگاہی دی اور سکول میں بچوں اور بچیوں کا داخلہ ممکن بنایا۔ اس وقت سکول میں تقریباً 55 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رضا کار سکول ٹیچر سے رابطہ رکھتے ہیں اور ڈراپ ہونے والے بچوں کے والدین سے ملاقات کر کے بچوں کے ڈراپ آوٹ روکنے میں سکول ٹیچر کی مدد کرتے ہیں اس کے بعد ہم نے دوسرے رضا کار ساتھیوں کے ساتھ مل کر گاؤں والوں کو متحرک کیا اور گاؤں میں 5 عدد ٹیوب لائٹ لگوائیں تاکہ اندھیرہ ہونے پر بھی گاؤں والے گزر سکیں۔ اب یہ گاؤں رات کے وقت روشن شہر کا مسکن ثابت ہوتا ہے۔ بجلی کا بل متعلقہ گھرانہ رضامندی سے ادا کرتا رہے گا۔ مقامی رضا کار گروپ کی مدد سے مجموعی طور پر لوگوں میں مل جل کر کام کرنے کا جذبہ بیدار کیا اور گاؤں کے دیرینہ مسائل اپنی مدد آپ کے تحت مقامی سطح پر حل کروائے۔ اب وہ کچا راستہ جس پر عام خشک موسم میں گڑھے ہونے کے باعث چلنا مشکل تھا اب برسات کے دوران بھی گاؤں تک گاڑی جا سکتی ہے۔

سچ ہے کہ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

قوم کا رضا کار

عارف اللہ یونین کونسل یارو تحصیل وضلع ڈی۔جی۔خان

لفظ انسان اُنس یعنی محبت سے بنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں محبت وہمدردی کا جذبہ رکھا ہے۔ بعض لوگوں کے دل میں یہ جذبہ دوسروں سے زیادہ ہوتا ہے اور وہ زندگی میں قدم قدم پر اس کا بھرپور اظہار کرتے ہیں۔ (ایسی ہستیاں، فرد، خاندان یا ادارے مختلف طریقے سے سماجی خدمات کرتے ہیں) ہمارے ملک میں عبدالستار ایدھی ٹرسٹ اور انصار برنی ٹرسٹ اس سلسلے میں مثال بن چکے ہیں۔
عارف اللہ مولوی قادر بخش قریشی کے فرزندِ ارجمند ہیں اور محلّہ قریشی قصبہ یارو شہر میں رہائش پذیر ہیں۔ ہلال نو ترقیاتی تنظیم یارو کے سینئر نائب صدر ہیں اور NCHD کے Volunteer ہیں اور سماجی بہبود کے کاموں میں سرفہرست ہیں۔ سینکڑوں لوگ ان سے مستفید ہورہے ہیں۔

قصبہ یارو میں 99 فیصد لوگ خوشحال اور امراء کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں مگر سماجی بہبود کے کاموں میں کوئی فرائض انجام نہیں دے رہے۔ اس کے برعکس قوم کا یہ ستارہ عارف اللہ لوگوں کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہے۔ انہوں نے زلزلہ زدگان کی خدمت کیلئے -/2,75,000 روپے کا فنڈ اکٹھا کیا۔ نئے کپڑے خریدے، سلائی کڑھائی کرائی۔ 1500 جوڑے زنانہ اور 2500 جوڑے مردانہ سوٹ پیک کر کے زلزلہ زدگان کو بھجوائے تاکہ زلزلہ زدگان کے دکھ میں شامل ہو کر ان کی تکلیفوں کا مداوا کیا جاسکے۔ یہ کپڑے ایدھی سنٹر ملتان پہلی کھیپ میں بھیجے گئے جبکہ دوسری کھیپ جماعت دعوۃ کے ذریعے بھیجی گئی۔ یہ سارا کام صرف 29 دن میں سرانجام دیا گیا۔

انہوں نے ایجوکیشن پر کئی پروگرام کرائے ہیں۔ میڈیکل کیمپ لگوائے، کمپیوٹر لیب بھی بنوائی جس میں کئی غریب طلباء مستفید ہورہے ہیں۔ طالب علمی کے زمانہ میں نصابی اور بہبودی، رضاکارانہ کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ سکول میں لائبریری نہ تھی اسکول میں لائبریری اپنی مدد آپ کے تحت قائم کی۔ ایک پرائیویٹ سکول ''خان ماڈل سکول'' بھی قائم کیا اور اس سکول میں 25 غریب طلباء فری تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ عارف اللہ نے اپنی زندگی اللہ کی رضا اور انسانی فلاح وبہبود کے کاموں کیلئے وقف کردی ہے۔ NCHD کے بارے میں عارف اللہ کے خیالات بہت نیک ہیں اور اس نے عہد ہے کہ وہ اپنے علاقے میں NCHD کے مقاصد کے حصول کیلئے بڑھ چڑھ کر کام کررہا ہے تاکہ علاقے سے تعلیمی اور صحت کی پسماندگی دور ہو. عارف اللہ کا کہنا ہے کہ NCHD ڈی.جی.خان میں جس طرح سے تعلیم صحت اور رضاکاریت کے میدان میں بہترین کام کررہی ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ عوام میں تعلیم اور صحت کے سلسلے میں ترقی کا شعور بڑھ رہا ہے۔ بلکہ عوام رضاکاریت کی کی طرف راغب ہورہی ہے جس کے انتہائی مثبت اثرات معاشرے پر نمودار ہورہے ہیں۔

ہماری عوام میں جب شعور اور تعلیم عام ہوگی تو ہمارے علاقے میں ترقی ہوگی اور ہم دنیا کی ترقی پسند اور باشعور اقوام میں شمار ہونگے .اس سے انسانیت کی اور بہتر خدمت ہوسکتی ہے کہ تعلیم وصحت کو عام کیا جائے۔ ان مقاصد پر کام کر کے دل کو جو سکون اور روح میں پاکیزگی آتی ہے وہ کسی بھی بھلائی کے کام میں میسر آ ہی نہیں سکتی۔

اگر ہے جذبہ تعمیر زندہ

ِراحمد ولد عبدالکریم شہر مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ رضا کاریت کا جذبہ ان کو وراثت میں ہی ملا، اس
بہ کو اپنی زندگی کے ساتھ بخوبی طور پر منسلک کیئے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

199ء کے سیلاب زدہ لوگوں کیلئے بمقام موچی والی **فری میڈیکل کیمپ، راشن کیمپ** لگائے جہاں سیلاب زرگان کو بنیادی
وریات زندگی فراہم کیں، جس سے سیلاب زرگان کی ایک بڑی تعداد نے استفادہ کیا۔

ست کی طرف سے دیئے گئے Water Supply Programme میں رضا کارانہ طور پر (بلامعاوضہ) Operator
ام سرانجام دے رہے ہیں، جس سے روزانہ سینکڑوں لوگوں کو پینے کا میٹھا پانی مہیا ہوتا ہے۔

ں میں ایک Village Development Committee تشکیل دی ہوئی ہے جو اپنی مدد آپ کے تحت گاؤں کی
پر ترقیاتی کام کر رہی ہے

گورنمنٹ پرائمری سکول بلال والہ کی گری ہوئی دیوار بنوائی۔

) دینی درسگاہ کیلئے جگہ دی ہے۔

مدرس کی ہر ماہ تنخواہ کمیٹی کی طرف سے دی جاتی ہے۔

دیہی کھالوں کو پکا کروانے کا کام جاری ہے۔

پکا راستہ "سولنگ" کی تگ ودو پورے گاؤں میں جاری ہے۔

NCHD کے شعبہ رضا کاریت کا بنیادی مقصد ایسے ہی لوگوں کی شناخت اوران سے رابطہ کرنا ہے، جو رضا کارانہ طور پر لوگوں کی فلاح
ے کام کر رہے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کی مدد سے نئے رضا کاروں میں جذبہ تعمیر نو پیدا کرنا اور ان ایک Plateform پر جمع کرنا ہے

ہر ماہ یونین کونسل کے رضا کاروں کے ساتھ میٹنگ کرتے ہیں اور ان کی استعداد کار بڑھانے اور ان کی نئے ترقیاتی
کاموں کے بارے میں سوچ پیدا کرنے اور تعلیم وصحت کے بارے میں دینے میں مصروف عمل ہیں۔ جس سے لوگوں میں
م کی بہتری کا جذبہ اجاگر ہو رہا۔

رضا کارانہ طور پر ان کی کاوشوں کو دیکھتے ہوئے بہت سے اہلیان علاقہ میں رضا کاریت کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔

جس سے علاقہ میں تعلیم کے میدان میں بہتری اور شرح خواندگی میں اضافہ گراں قدر ہو رہا ہے۔

Future Plan

مستقبل قریب میں ان کا پروگرام ہے کہ اپنی یونین کونسل کو رضا کاریت کے حوالے سے ایک ماڈل/مثالی یونین
کونسل بنانے کا خواب عنقریب پورا ہو جائے گا۔

شبیر احمد کے خیالات:۔

انھوں نے کہا ہے کہ رضا کاریت کا جذبہ ہر انسان میں ہوتا ہے لیکن اس کو اُجاگر کرنا اور اس کا صحیح استعمال کرنا
ہم سب کا فرض ہے۔ تاکہ ہمارے ملک کے سماجی، سیاسی، معاشرتی مسائل اپنے طور پر حل کیے جاسکیں۔

شعبہ رضا کاریت ضلع مظفر گڑھ

''ورلڈ ٹیچرز ڈے'' کے موقع پر ضلع مظفرگڑھ میں پُر وقار تقریب منعقد

گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج مظفرگڑھ کے ہال میں 400 سے زائد اساتذہ اور ڈسٹرکٹ کی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ مذکورہ سیمینار میں ڈاکٹرز، ایڈووکیٹس، گورنمنٹ آفیسر، نمائندگان این جی اوز، مذہبی سکالرز، صحافی، تاجر برادری، نمائندگان مزدور یونین اور مقررین حضرات نے بھرپور شمولیت کی۔ ای ڈی او ایجوکیشن نے تمام اساتذہ کرام کو سلام پیش کیا اور یہ پیغام دیا کہ آج دن ہم سب اپنے اپنے اساتذہ کو خود جاکر یا ٹیلی فون پر ضرور سلام کہیں تاکہ معاشرہ میں اساتذہ کی اہمیت کو اجاگر کیا جاسکے۔ آخر میں ضلع کے بہترین ٹیچرز کو اعزازی سرٹیفکیٹس بھی دیئے گئے۔

ضلع مظفرگڑھ میں 10 فری میڈیکل کیمپس میں 5346 مریضوں کو فری ادویات کی فراہمی

1۔ 38 ڈاکٹرز، 30 ڈسپنسرز اور مقامی میڈیکل سٹور کے تعاون سے ضلع مظفرگڑھ میں 10 میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ ان میڈیکل کیمپس میں 5346 مریضوں کو 140,300 روپے کی فری ادویات مہیا کی گئیں۔ ڈاکٹر حضرات نے کیمپ کے دوران مریضوں کو حفظان صحت کے بنیادی اصول بھی بتائے جس کی بدولت 5346 مریضوں کو بیماریوں سے بچاؤ کے بارے میں احتیاطی تدابیر کی آگاہی کی گئی۔ ان ڈاکٹروں اور ڈسپنسرز نے خدمت خلق کے تحت فری خدمات سرانجام دیں۔

SUCCESS STORY

محمد رمضان ولد خوشی محمد یونین کونسل راؤ خان والہ تحصیل و ضلع قصور کا رہائشی ہے۔ تعلیمی قابلیت میٹرک PTC ہے۔ اور گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز راؤ خان والہ میں گزشتہ 23 برس سے استاد کی حثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ محمد رمضان کی کہانی اس طرح سے ہے کہ وہ پانچ سال کی عمر میں کے عارضہ میں مبتلا ہوا، بیماری اتنی شدت اختیار کر گئی کہ دونوں ٹانگوں سے معذور ہو گیا۔ اس معذوری کے ساتھ اس کے سامنے پہاڑ جیسی زندگی تھی جو وہ گزارنے پر مجبور تھا۔ لیکن اس نے ہمت نہ ہاری، محمد رمضان کو سکول میں داخل کروایا گیا، پڑھائی میں بہتر ہونے کی وجہ سے پرائمری کے بعد مزید تعلیم کے لئے ہائی سکول میں داخل کروادیا گیا۔ بلا آخر محمد رمضان نے میٹرک پاس کرلیا۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد روزگار کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کئے۔ کچھ دیر کی تگ و دو کے بعد قصور شہر میں روٹی کی دکان پر ملازم ہو گیا۔ عرصہ بارہ تیرہ سال مختلف جگہوں پر مزدوری کے بعد قسمت کی دیوی اس پر مہربان ہوئی اور اسے گورنمنٹ پرائمری سکول راؤ خان والہ میں استاد کی حثیت سے ملازمت مل گئی جس کو وہ ابھی تک ذمہ داری سے نبھار ہا ہے۔

گزشتہ دنوں یونیورسل پرائمری ایجوکیشن (UPE) کے ڈیٹا کولیکشن کے دوران NCHD کے نمائندے کا محمد رمضان سے رابطہ ہوا۔ محمد رمضان نے ڈیٹا کولیکشن کے لئے رضا کارانہ اپنی خدمات دینے کا کہا اور غیر داخل شدہ بچوں کے سروے میں NCHD کی ٹیم کے شانہ بشانہ اپنی خدمات پیش کیں۔ محمد رمضان کا کہنا ہے کہ اس طرح کے کام رضا کارانہ جذبہ کے تحت کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے زندگی میں بہت ہی مشکلات اور تکلیفیں دیکھیں ہیں۔ اس کی خواہش ہے کہ اس کے گاؤں کے بچوں کا مستقبل پڑھ لکھ کر روشن بنے اور وہ یہ سب کام کسی لالچ کے تحت نہیں کر رہا، بلکہ اس کا اجر وہ صرف اور صرف خدا کی ذات سے چاہتا ہے اور آخرت میں اپنی نجات ہی اس کا مطمع نظر ہے۔
محمد رمضان، بچوں کی سکول میں داخلہ مہم میں رضا کارانہ شرکت کے لئے بھی نہائت پر جوش ہے۔ اس نے پہلے ہی پانچ بچوں کے والدین سے مل کر انہیں اپنے بچے کو سکول میں داخل کروانے پر قائل کرلیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ میرا عزم ہے کہ میرے گاؤں کا ایک بھی بچہ ایسا نہ ہو جو سکول نہ جاتا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ محمد رمضان جیسے اولوالعزم لوگ کسی بھی کمیونٹی کا زیور ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں اکثر لوگ بھی بھیک مانگنا شروع کر دیتے ہیں۔ محمد رمضان نے نہ صرف اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی کے لئے جان توڑ محنت مشقت کی اور اپنے گھر والوں کی کفالت، محنت اور حلال کی کمائی سے کی۔ بلکہ وہ اپنے گردوپیش سے بھی غافل یا لاتعلق نہیں ہے بلکہ اپنی کمیونٹی کی بہتری کے لئے بھی کردار ادا کرنے کا نہ صرف شعور رکھتا ہے، بلکہ وہ اپنی مقدور بھر یہ کردار ادا کر بھی رہا ہے۔

خدا محمد رمضان کو اس کے نیک ارادوں میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

آپ بیتی NCHD رضا کار میڈیکل (امدادی) سٹیشن

میں ایک رضا کار معلوماتی ڈیسک ہوں۔تقریباً سال پہلے کی بات ہے۔این سی ایچ ڈی کے شعبہ رضا کاریت ہیڈ آفس اسلام آباد نے اس بارے میں سوچ بچار کی کہ بڑے بڑے ہسپتالوں آنے والے مریضوں کو متعلقہ ڈاکٹروں اور وارڈ تک جانے کیلئے مناسب راہنمائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ کیوں نہ NCHD اس سلسلے میں اپنی خدمات دے۔اس خیال کے بارے میں تمام اضلاع سے رائے لی گئی تو ہر طرف سے میرے لئے پرجوش آراءآنا شروع ہوگئیں۔اس طرح شعبہ رضا کاریت نے میرے وجود کو اپنے سالانہ سرگرمیوں کا لازمی حصہ بنالیا۔ڈسٹرکٹ میانوالی ساتھ ساتھ پاکستان کے 49 اضلاع میں بیک وقت میرے بنانے کا آرڈر دے دیا گیا۔میں نے اس وقت اپنے رب سے دعا کی کہ اے رب اللعامین تو ہی سب کی مشکلات دور کرنے والا اور مسائیل حل کرنے والا ہے تو میرے وجود کو ضرورتمند افراد کی مدد کرنے کا ذریعہ بنادے۔

اب ڈسٹرکٹ ہسپتال میں میرے رکھے جانے کا مرحلہ آ گیا تھا۔میں پرجوش تھا اور پرتجسس بھی کہ پتہ نہیں کیسے رضا کار میرے ساتھ منسلک ہوں گے۔پتہ نہیں میرے ہونے کے مقاصد کو وہ لوگ حاصل بھی کرسکیں یا نہیں۔کہیں میرا استعمال غلط نہ ہونے لگ جائے۔ان تمام خوف وخطرات اور امیدوں کی کشمکش کے دوران ہی مجھے ہسپتال استقبالیہ ہال میں رکھ دیا گیا۔میرا پہلا دن بہت ہی یادگار دن ہے۔تمام ڈاکٹر صاحبان،ایم ایس اور ہسپتال کا باقی عملہ ہسپتال میں میرے اضافے کو سراہا رہا تھا۔اسی دوران دو رضا کار نعیم اور تنویر نے میرا چارج سنبھالا۔NCHD کے افسران نے میرے تمام درازوں کی چابیاں اور خون کا عطیہ دینے والے افراد کی لسٹ،دوائیاں مفت دینے والوں کے نام ان کے حوالے کیں۔اور میرے ہونے کا مقصد ایک بار پھر ان کے ذہن نشین کرایا۔

اب میرا اصل کام شروع ہوگیا۔میں حیران رہ گیا کہ ہر تیسرے مریض کو میری ضرورت پڑ رہی تھی۔پرچی لینے کیلئے ایک لمبی لائن میں کھڑے ہونے کے بعد اور اپنی باری پر پرچی ملنے کے بعد،اکثر مریض میرے رضا کاروں کے پاس آتے ہیں جن کو پرچی پڑھنی نہیں آتی۔میرے رضا کار بہت محنتی اور ایماندار ہیں۔وہ باری باری ان مریضوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ایک میرے پاس رہتا ہے اور ایک مریض کو متعلقہ ڈاکٹر کے کمرے تک لے کر جاتا ہے۔نہ صرف مریضوں کو بلکہ مریضوں سے ملنے کیلئے آنے والے رشتہ داروں کو عموماً وارڈز وغیرہ کا علم نہیں ہوتا تو میرے رضا کار ہی کام آتے ہیں۔اس کے علاوہ میرے رضا کار مریضوں کو ایمبولینس سے اتارنے اور سوار کرنے میں بھی مدد کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔اب تو مجھے یہ محسوس کر کے بہت خوشی ہوتی ہے کہ میری وجہ سے کئی مریضوں کو مفت دوائیاں مل رہی ہیں۔اور ایسے پریشان حال لوگ جن کو خون کی فوری ضرورت ہوتی ہے میری

طرف دوڑے آتے ہیں۔میرے رضا کاروں نے ایک ڈائری میں ایسے لوگوں کے نام اور نمبر لکھے ہین جو مفت خون یا دوائیاں دینا چاہتے ہیں۔وہ فوری طور پر ان لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں اور ضرورت مند مریضوں کی مدد کرتے ہیں۔ جو مفت جبکہ ایسے افراد تو انگنت ہیں جو مفت دوائیوں اور مفت داخلہ کیلئے میری طرف آتے ہیں اور میرے رضا کاران لے جا کر میڈکل سوشل ویلفیر آفیسر جناب عبدالرحمٰن صاحب سے ملاتے ہیں۔اور وہ ان کو مدد فراہم کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ دو میڈیسن سٹور والے بھی اس سلسلے میں ہمہ وقت مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔مجھے بہت ھی فخر محسوس ہوا جب ای ڈی او سی ڈی نے میری تعریف کی اور میرے وجود کو میڈکل سوشل ویلفیر آفیسر کی حقیقی مدد قرار دیا۔کیونکہ ان کے پاس بھی مدد تو موجود تھی لیکن کوئی راہنمائی کرنے والا نہیں تھا جو لوگوں کو اس سہولت کی طرف راہنمائی کرتا۔ستمبر کی ایک صبح اچانک میانوالی میں یہ ہولناک خبر سنی گئی کہ جہاز چوک پر ایک مسافر کوچ اور ٹرک کا تصادم ہوا ہے اور 20 لوگ زخمی ہیں ابھی میں یہ خبر سن ہی رہا تھا کہ ڈی ایچ کیو میں ہر طرف ایمرجنسی پھیل گئی۔میں بہت پریشان تھا کہ ان زخمیوں کو کیسے ڈیل کیا جائے گا

لیکن اس وقت میری تسلی کی انتہا نہ رہی جب میرے ہی رضا کار بھاگ دوڑ کر رہے تھے اور کالج کے لڑکوں کو اکٹھا کر کے لے آئے جنھوں نے آٹھ زخمیوں کو نہ صرف خون دیا بلکہ ڈی وی نے بلڈ بنک کے لئے بلڈ بیگز اور ایف سی نے ٹیکنیکل مدد بھی سارا دن دی۔میری آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری ہو گئے جب کئی والدین میرے پاس آ کر میرا اور رضا کاروں کا شکریہ ادا کرتے کہ اس مشکل وقت میں ہم ان کے کام آئے۔ڈاکٹرز نے این سی ایچ ڈی کے دفتر فون کر کے شکریہ ادا کیا۔اور ڈیسک کی کارگردگی کو خوب سراہا NCHD کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اتنی اہم خدمت کا موقع دیا ہے۔میرے نزدیک یہ صدقہ جاریہ ہے۔میری باقی لوگوں سے بھی اپیل ہے کہ وہ اس نیک مقصد میں میرا ساتھ دیں تا کہ زیادہ سے زیادہ ضرورتمند لوگوں کی مدد کی جائے اور قوم کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کیا جائے۔اس یقین کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ جس کام کا میں نے تنہا آغاز کیا وہ انشااللہ قافلے کی صورت میں ابھرے گا۔

میں تو تنہا ہی چلا تھا جانب منزل مگر

لوگ ملتے گئے کارواں بنتا گیا

"انٹرنیشنل لٹریسی ڈے" کے موقع پر ضلع مظفر گڑھ میں لٹریسی واک اور سیمینار کا انعقاد

ضلع نائب ناظم جناب مخدوم علی رضا شمشی صاحب کی قیادت میں ضلع مظفر گڑھ میں انٹرنیشنل لٹریسی ڈے منایا گیا، جس میں 3 سو سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں گورنمنٹ ملازم ڈاکٹرز، ایڈووکیٹس، مذہبی سکالرز، صحافی برادری، یونین ناظمین، تاجر، مزدور، اساتذہ کرام اور عام شہریوں نے بھرپور شرکت کی، ڈسٹرکٹ لٹریسی واک یادگار چوک سے شروع ہو کر ضلع کونسل ہال میں اختتام پذیر ہوئی جہاں مقررین نے خواندگی کی اہمیت بارے سیمینار میں خطاب کیا اور ملکی ترقی میں تعلیم کی اہمیت کو اُجاگر کیا میڈیا نے اس نیک مقصد کی تکمیل کے لئے بھرپور مثبت کردار ادا کیا۔۔۔۔۔

(1) تمام لوکل اور نیشنل پرنٹ میڈیا نے اس موضوع کو وسیع کوریج دی

(2) "مقامی کیبل اپریٹرز" نے تعلیم و لٹریسی کی اہمیت بارے اس واک اور سیمینار کو رضا کارانہ طور پر ایک ہفتے تک نشر کیا

جس کی بدولت ضلع مظفر گڑھ کے عوام کی توجہ تعلیم و لٹریسی کی اہمیت بارے مبذول کرائی گئی

"الحمداللہ" مقامی رضا کاروں کی بھرپور شمولیت سے ضلعی حکومت اور NCHD مل کر تعلیمی شرح بڑھانے میں مصروف عمل ہیں

پاکستان میں بنیادی صحت سے متعلق مسائل اور اُن کے حل کے لئے مناسب حکمت عملی

بڑھتے ہوئے صحت کے مسائل کی وجہ لاعلمی اور بے احتیاطی ہے

حالیہ اندازے بتاتے ہیں کہ پاکستان میں 80% اموات اور 90% بیماریاں اُن وجوہات سے پھیلتی ہیں جو کہ مکمل طور پر صرف احتیاطی تدابیر سے کنٹرول کی جاسکتی ہیں۔یعنی اگر ہمیں قومی سطح پر صحت مند ذہین اور خوشحال قوم بن کرا جاگر ہونا ہے تو ہمیں اِن احتیاطی تدابیر کو عام لوگوں کے علم میں لانا ہوگا، تاکہ لوگوں کو بیمار ہونے سے بچایا جاسکے اور اس کے نتیجے میں بچنے والے انسانی اور مالی وسائل کو اپنی اور اپنے ملک کی ترقی پر خرچ کیا جاسکے۔

NCHD کی دو نکاتی حکمت عملی

1-پاکستان کے لوگوں کو بنیادی صحت اور اِس کے متعلق مسائل کے بارے میں آگاہی (تعلیم) دی جائے۔مثلاً بیماریاں پھیلنے کی وجوہات کیا ہیں؟ 2-لوگوں کو بیماریوں سے بچاؤ (احتیاطی تدابیر) کے بارے میں بتایا جائے۔

(یعنی پرہیز کیا جائے چونکہ پرہیز علاج سے بہتر ہے)

ہمارے ملک میں پائی جانے والی لاعلمی اور بڑھتی ہوئی بے احتیاطی پر قابو پانے کیلئے NCHD شعبہ صحت نے مندرجہ ذیل ہیلتھ کیئر پروگرام مرتب کیے جن کے نتائج انتہائی حوصلہ افزء ثابت ہوئے ہیں

پرائمری ہیلتھ کیئر پروگرام:۔

یہ پروگرام صحت مند ماں، صحت مند بچہ، اور صحت مند معاشرے کے لیے مرتب کیا گیا ہے جس میں خواتین کو دوران حمل وزچگی احتیاطی تدابیر کے بارے میں مکمل آگاہی دی جاتی ہے۔اور اِس کے ساتھ ساتھ پیدا ہونے والے کی نشونما اور خوراک کی جانچ پڑتال کرنا، بچوں کی مہلک بیماریوں سے بچاؤ کی ویکسینیشن کرنا، لوگوں میں ذاتی صفائی اور ماحولیاتی صفائی کے بارے میں آگاہی، اور خوراک میں کمی کے باعث کمزوریوں/بیماریوں کے بارے میں آگاہی شامل ہے۔اِس پروگرام کے تحت مقامی رضا کار حضرات کے تعاون سے ماہانہ گیارہ لاکھ سترہ ہزار کی آبادی کو بنیادی صحت سے متعلق احتیاطی تدابیر فراہم کی جارہی ہیں۔رضا کار حضرات کے تعاون سے چھ لاکھ اُنہتر ہزار سے زائد خواتین اور بچوں کو ویکسینیشن مہیا کی گئی۔

قومی ORS پروگرام

ایک ریسرچ کے مطابق پانچ سال سے کم عمر بچوں میں بڑھتی ہوئی شرح اموات کا 30% اسہال کی بیماری کی وجہ ہے بچوں میں ان اموات کو کنٹرول کرنے کے لیے NCHD نے قومی ORS پروگرام مرتب دیا جس کے تحت ہر گھر میں ایک خاتون کو ORS بنانے اور پلانے کا طریقہ سکھانا مقصود ہے۔اِس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان کے 101 اضلاع میں مرحلہ وار قومی ORS کا آغاز ہو چکا ہے ابتدائی مرحلہ میں پندرہ اضلاع میں قومی ORS مہم تقریباً مکمل ہونے کو ہے اس نتیجے میں اب تک 28 لاکھ 60 ہزار خواتین کو ORS بنانے اور پلانے کا طریقہ سکھایا گیا۔جس کی وجہ سے متعلقہ اضلاع میں اسہال کی بیماری پر کنٹرول پایا جاچکا ہے۔

سکول ہیلتھ پروگرام:۔ کے تحت پرائمری تک بچوں میں بصارت، سماعت کی کمی، دانتوں اور جلد سے متعلق بیماریوں کی شناخت کی جاتی ہے، جس کے تحت اب تک 22 لاکھ بچوں کی صحت کی جانچ پڑتال کی جاچکی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

THE PRESIDENT
Islamic Republic of Pakistan

Islamabad
No. DO 30/1/ P
8 October 2006

Dear Dr. Nasim Ashraf,

I am pleased to know that National Commission for Human Development has been awarded the UNESCO International Reading Association Literacy Prize. It is indeed a true recognition of the efforts put in by the organization in furthering the Government's aim of spreading literacy.

I congratulate you and your team for achieving this landmark and pray for success in your future endeavours.

With best wishes.

Yours sincerely,

General
(Pervez Musharraf)

Dr Nasim Ashraf,
14th & 15th Floors,
Shaheed-e-Millat Secretariat,
Jinnah Avenue, Blue Area, F-6
Islamabad.

PSO

NCHD
Diary No: 12673
Date: 12/10/06

UNESCO (اقوام متحدہ کی تنظیم برائے فروغ تعلیم، سائنس اور ثقافت) نے نیشنل
کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ کو ''انٹرنیشنل ریڈنگ ایسوسی ایشن'' ایوارڈ دیا۔ دنیا کے
118 ممالک میں سے NCHD کو یہ ایوارڈ صرف اس لئے دیا گیا کہ اتنے کم وقت
میں معیاری خواندگی کے ذریعے پاکستان کے لٹریسی ریٹ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization

On the recommendation of
the International Literacy Prize Jury

**THE UNESCO INTERNATIONAL READING ASSOCIATION
LITERACY AWARD FOR 2006**

is hereby awarded to the

*National Commission for Human Development (NCHD)
(Pakistan)*

In witness whereof this diploma,
bearing the seal of the Organization, is conferred

Paris, 3 November 2006

Koichiro Matsuura
Director-General